Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۲ صفر ۱۳۹۹ھ ۱۰ صلح ۱۳۵۸ہش ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، تا دیر سلامت رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت کے سایہ میں رکھے۔ آمین۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جو شخص سچے دِل سے خدا تعالیٰ کے حضور التجاء کرتا ہے وہ کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں آتا

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکات ہر زمانہ میں تازہ بتازہ مل سکتی ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (سورۃ الفاتحہ ۵، ۶)

ترجمہ:۔ (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا! اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جب بھی کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہی مانگا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور آتا ہے وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے ورنہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے اگر وہ انعام و اکرام اب کسی کو ملتے ہی نہیں ہیں تو پھر پانچ وقت اِس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ .... یہی تو اِسلام کا حُسن اور خوبی تھی کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ بہت مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابرانِ اُمّت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ کامل اتّباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم ہے کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۴)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہمارا فرض کیا ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اِس عالمِ گزران سے کُوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا ہے اب وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے"۔

(ازالہ اوہام)

اے مہدئ موعود کے پیروکارو! یہ وہ دینِ اسلام ہے جسے ہم نے ہر ملک اور ملک کے کونے کونے میں پہنچانا ہے اور ہر رُوح کے دل کو جیت کر اسے حلقہ بگوشِ اسلام کرنا ہے۔ یہ کام مالی قربانی بھی چاہتا لہٰذا صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

ماہِ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے "عقائد" مقرر ہے۔ یہ کتابچہ سالانہ اجتماع خدام مرکز یہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب پر مشتمل ہے ہر خادم کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ صفر ۱۳۹۹ھ
۱۰ صلح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق کا غلبہ بتدریج ظاہر ہونے کی وجہ

حق دنیا میں غالب آتا ہے اور ضرور آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کو دنیا میں بھیجتا ہی اس لئے ہے کہ وہ غالب آئے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ یکدم غالب نہیں آتا بلکہ رفتہ رفتہ اور ایک عرصہ گزرنے کے بعد غالب آتا ہے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی اللہ تعالیٰ نے متعدد وجوہات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ شروع میں اکثر لوگ حق کے قائل تو ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ ان پر اتمامِ حجت ہو جانے اور ان کے قائل ہونے اور حق کو شناخت کر لینے کے باوجود منکر ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ٥" (النحل آیت ۸۴)

ترجمہ:- وہ اللہ کے (اس) انعام (یعنی نزولِ حق کی شکل میں روحانی انعام) کو (بخوبی) پہچان لیتے ہیں مگر پھر (بھی) اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر منکر ہی رہتے ہیں۔

حق کا انکار اپنی جگہ ایک جرم ہے لیکن جو لوگ حق کو بخوبی پہچان لینے کے باوجود اسے قبول نہیں کرتے اور انکار پر مصر رہتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بہت بڑے مجرم ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ جب ان پر گرفت آئے گی اور انہیں مبتلائے عذاب ہونا پڑے گا تو ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ٥ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ٥" (النحل آیات ۸۵، ۸۶)

ترجمہ: اور جس دن ہم ہر ایک قوم میں ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر (اس وقت) ان لوگوں کو جنہوں نے (قائل ہو جانے کے باوجود) انکار (کا طریق) اختیار کیا ہے (عذر خواہی یا تلافی کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے ظلم (کا طریق اختیار) کیا ہے وہ جب اس (موعود) عذاب کو دیکھیں گے تو (اس وقت) نہ (تو) وہ (عذاب) ان پر ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

حق کے جلد غالب نہ آنے کی ایک اور وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود ہی حق کا انکار نہیں کرتے بلکہ وہ حق کو پہچان لینے کے باوجود دوسروں کو بھی حق کو قبول کرنے سے روکتے ہیں اور فساد برپا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر دوہرے انکار کا وبال بھی پڑتا ہے اور انہیں فساد انگیزی کا خسارہ بھی بھگتنا پڑتا ہے اس لئے انہیں ایک عذاب کے بعد دوسرا عذاب ملتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اشاعتِ حق کی راہ میں حائل اس رکاوٹ اور اس کے لازمی نتیجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ٥" (النحل آیت ۸۹)

ترجمہ:- جن لوگوں نے (خود بھی) انکار (کا طریق) اختیار کیا ہے اور (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکا ہے انہیں ہم اس عذاب سے بڑھ کر ایک اور عذاب دیں گے کیونکہ وہ (ہمیشہ) فساد (کے کام) کرتے تھے۔

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعثتِ مبارکہ کے آغاز میں ان دونوں قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑا تھا یعنی ان لوگوں سے بھی جو حق کو شناخت کرنے اور قائل ہو جانے کے باوجود محض ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس کا انکار کرنے پر مُصر تھے اور ان لوگوں سے بھی جو دوسروں کو حق کی طرف مائل ہونے اور اسے قبول کرنے سے منع کرتے تھے، اس لئے آپ پر ان لوگوں کا یہ طرزِ عمل بہت شاق گزرتا تھا اور آپ چاہتے تھے کہ وہ حق کو قبول کر کے بُرے انجام سے محفوظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دلی کیفیت کے پیشِ نظر آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ٥" (النحل آیت ۸۳)

ترجمہ:- پس اگر وہ (اب بھی) پھر جائیں (یعنی حق کے منکر ہی رہیں) تو (اس کی وجہ سے تجھ پر الزام نہیں آئے گا کیونکہ) تیرے ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔ باقی رہا حق کا غلبہ، سو یہ تو بالآخر ظاہر ہو کر رہے گا بلکہ وہ وقت بھی آئے گا کہ جب اے نبی! تجھے ہم ان سب منکروں کے خلاف گواہ بنا کر لائیں گے چنانچہ فرمایا:-

"وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥" (النحل آیت ۹۰)

ترجمہ:- اور (اس دن کو بھی یاد کرو) جس دن ہم ہر قوم کے اندر ان کے خلاف خود انہی میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور (اے رسول) تجھے ہم ان سب کے خلاف گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے یہ کتاب ہر ایک بات کو کھول کر بیان کرنے کے لئے اور (تمام لوگوں کی) رہنمائی کے لئے اور (ان پر) رحمت کرنے اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو بشارت دینے کے لئے اتاری ہے۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ ابتداء میں لوگوں کی انتہائی شدید مخالفت کی وجہ سے اشاعتِ حق کے راستہ میں بہت سی روکیں واقع ہوتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان سب روکوں کو ایک ایک کر کے دور کرتا چلا جاتا ہے اور حق جس کا پھیلنا ابتداء میں ناممکن نظر آتا ہے بالآخر غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔

٥

کھوٹا اور کھرا

تیرگی کو کبھی ضیا نہ کہو — جو بُرا ہے اُسے بھلا نہ کہو
زہر کو زہر ہی یقین کرو — مَے کو مَے ہی کہو دوا نہ کہو
جانو کھوٹا نہ تم کھرے کو کبھی — ہے جو کھوٹا اُسے کھرا نہ کہو
کانچ سمجھو کبھی نہ ہیرے کو — سنگ کو لعلِ بے بہا نہ کہو
بد کو طعنہ نہ دو بدی کا کبھی — کج اداؤں کو کج ادا نہ کہو
سائلوں کو کبھی نہ دھتکارو — جو گدا ہیں انہیں گدا نہ کہو
گالیاں دے اگر تمہیں کوئی — کچھ بھی تم اُس کو جز دعا نہ کہو
عاجزوں بیکسوں یتیموں کو — کوئی کلمہ کبھی ناروا نہ کہو
غم کسی کے بھی بس کی بات نہیں — غم کے ماروں کو تم بُرا نہ کہو
سچ پہ قائم رہو بہر حالت — جھوٹ کوئی بھی واقعہ نہ کہو
خیر اندیش لوگ کم ہیں بہت — دل کا ہر اک سے ماجرا نہ کہو
پتھروں کے لئے تو یکساں ہے — کچھ کہو دل کا حال یا نہ کہو

جز خدا دہر کچھ نہیں صدیق
دہر کو تم بُرا بھلا نہ کہو

(محمد صدیق امرتسری ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ

(۲)

(مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

عیسائیت کے اسلام کے خلاف ناپاک عزائم

گزشتہ صدی میں عیسائیت نے دنیا پر غالب ہونے کے تمام منصوبے مکمل کر لئے تھے۔ حتیٰ کہ عیسائی منادوں کو یقین ہو گیا کہ نعوذ باللہ بیت اللہ پر بھی صلیبی پرچم لہرانے کے دن قریب ہیں۔ اور ان کے ناپاک عزائم کا اعلان ہونے لگا۔ جیسا کہ مشہور امریکن پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے لکھا تھا۔

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی ضوفشانی اگر ایک طرف لبنان پر ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کے نور سے منور ہے۔ یہ صورتِ حال اس آئندہ انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور طہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے معمور نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گی اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے خدائے برحق اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔"

یہ بیان عیسائی منادوں کا اسلام کے خلاف ان کے ناپاک عزائم کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔ دجال خانہ کعبہ پر قدم جمانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ تو دوسری طرف خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ میری بعثت کے دو مقصد ہیں۔

اوّل۔ احیائے دین

دوسرے۔ کسرِ صلیب

ان ہر دو مقاصد کی تکمیل کے لئے وفاتِ مسیح کا مسئلہ ایک بنیادی حیثیت کا حامل تھا۔ اسلام غالب نہیں آ سکتا تھا جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیگر انبیاء کی طرح وفات یافتہ تسلیم نہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ عالمِ عیسائیت میرے ذریعہ سے ہی اسلام کے نور سے منور ہو گا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں ؎

چوں مرا نورے پئے قومِ مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابنِ مریم نام من بنہادہ اند

چونکہ مجھے عیسائی قوم کے لئے ایک نور دیا گیا ہے۔ اس مناسبت کی وجہ سے میرا نام ابن مریم رکھا گیا ہے۔ پس احمدیت کی تمام شاخیں شعبے اور منصوبے درحقیقت انہی دو بنیادی مقاصد۔ (۱) احیائے دین اور (۲) کسرِ صلیب کے گرد گھومتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحی فتنہ کے تدارک کے لئے ایسے دلائل اور براہین کے ہتھیاروں سے اپنے متبعین کو مسلح کیا ہے۔ جن کے ذریعہ جارح منادوں کو اپنے کمزور دفاعی مورچوں میں دھکیل دیا ہے۔

قرونِ اولےٰ میں طارق کا حملہ اسلامی تاریخ میں ایک ایسا کارنامہ ہے۔ جس پر ہر مسلمان بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ طارق کا حملہ ایک ایسی سرزمین پر تھا۔ جو باہمی افتراق و تشتت سے کمزور ہو چکی تھی۔ مگر جب احمدی مبلغین عیسائیت، مادیت، اور دہریت کے بحرِ ظلمات میں کودے تو ان کا مقابلہ ایسی اقوام سے تھا۔ جن کے دل و دماغ پر شیطان اپنے آہنی دست ہتھیاروں سے مسلط تھا۔ جب مغربی افریقہ میں پہلے پہل ہم نے اپنے مشن قائم کئے۔ تو معاندین نے ہماری کامیابیوں کو سبوتاژ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کبھی کہا کہ ان کی کامیابی کا باعث یہ ہے کہ احمدی اپنے عقائد کا اظہار نہیں کرتے بلکہ مخفی رکھتے ہیں۔ کبھی یہ طعنے دیتے کہ تبلیغ اسلام کا نام جہاد رکھ کر مسلمانوں کو بزدل بنانا چاہتے ہیں۔ جو درپردہ عیسائی حکومتوں کی خدمت ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ احمدیت کی ان غیر معمولی فتوحات کو دیکھ کر یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ اشاعت اسلام کا وہی طریق درست اور بجا ہے۔ جو احمدیت نے اپنا رکھا ہے۔

اور یہ احمدیت کی پہلی جیت ہے۔

اب بھی جو عیسائیت کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ اسے لازمی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے استفادہ کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ یہ اس وقت عملاً ہو بھی رہا ہے چنانچہ ملایا یونیورسٹی کے پروفیسر زین العابدین نے پرنسٹن یونیورسٹی کے مذاکرہ علمیہ میں ستمبر ۱۹۵۳ء میں "ملایا میں اسلام" کے موضوع پر جو مقالہ پڑھا تھا اس میں بتایا کہ ہم آہستہ آہستہ احمدی عقائد کو اپناتے جا رہے ہیں۔ لیکن محض احمدی کہلانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس امر کا ثبوت کہ غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے استفادہ کرکے عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں ایک مغربی مصنف رقمطراز ہے:۔

"جماعت احمدیہ کی کوششوں کا بلا واسطہ نتیجہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ان کی تعلیم اور تبلیغ سے متاثر ہو کر وہ ہزارہا مسلمان جو ان کی جماعت میں شامل نہیں۔ وہ بھی عیسائیوں کی تبلیغ کے خلاف زبردست ہتھیار ثابت ہو رہے ہیں۔ گو یہ لوگ ان کی جماعت میں شامل تو نہیں مگر ان کی کتب و رسائل کو پڑھتے ہیں۔ تا ان کی کتب سے استفادہ کرکے عیسائیت کا مقابلہ کر سکیں۔ اور اسلام کو جدید طریق پر پیش کرنے کے قابل ہوں۔"

(Islam by J Christ and A. Neilson)

یہ اقتباس جو میں نے احباب جماعت کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں عیسائی مصنف نے کوئی خیالی بات پیش نہیں کی بلکہ یہ ایک بہت بڑی حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے۔ اسلام کے وہ صحیح اور معقول خیالات جنہیں احمدیت پیش کرتی ہے مسلمانوں کو لازماً اختیار کرنے پڑیں گے کیا کوئی عالم مغرب کے کسی روشن خیال تعلیم یافتہ غیر مسلم کو علم و فضل کا سارا زور صرف کرنے کے باوجود الوہیتِ مسیح کے عقیدہ سے منحرف کر سکتا ہے۔

اسے لازماً وفاتِ مسیح کے عقیدہ کے صحیح عقیدہ کی پناہ لینی پڑے گی۔ اور جب وہ عیسائیت کے مقابلہ میں احمدیت کے مہیا کردہ دلائل اور براہین کو پیش کرنے پر مجبور ہو گا۔ تو یہ احمدیت کی دوسری جیت ہو گی۔

بلکہ مصر کے اخبار و رسائل تو واشگاف الفاظ میں اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ اسلام کی جو خدمات جماعت احمدیہ بجا لا رہی ہے۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ الفتح ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ رقمطراز ہے۔

ولو قام المصلحون
حتی تبح اصواتهم
ویکتبون حتی تنکسر
اقلامهم ما جمعوا
من الاموال والرجال
فی جمیع الاقطار الاسلامیة
عشر ما تبذل هذه
الشرذمة القلیلة۔

یعنی اس زمانہ کے دوسرے لیڈر اور مصلحین کھڑے ہوں اور اس جہاد کے لئے جس میں جماعت احمدیہ مصروفِ عمل ہے۔ لوگوں کو دعوت دیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں۔ اور لکھتے لکھتے ان کے قلم ٹوٹ جائیں تو بھی تمام عالم اسلامی ان اموال اور رجال کا عشر عشیر بھی جمع نہ کر سکیں۔ جس قدر یہ چھوٹی سی جماعت اعلاء کلمۂ اسلام پر خرچ کر رہی ہے۔

حضرات! احمدیت عیسائیت سے ایک فیصلہ کن مقابلہ کا عزم کر چکی ہے۔ اور اس عزم کی شدت اور پختگی عیسائی حلقوں میں واضح طور پر محسوس کی جانے لگی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین میں تبلیغ اسلام اور ردِّ باطل کا ایسا جوش بھر دیا ہے۔ جو عالم اسلام کے لئے ایک نئی چیز ہے۔ اس کا پس نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ بھی اعلان فرمایا کہ آسمانی تحریک کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس میں روک نہیں بن سکتی۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر امت محمدیہ کو یہ بشارت دی تھی کہ اسلام کی تکمیل اشاعت افریقہ سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی (وفات ۵۱۶ ہجری) نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں ایک صحیح حدیث متصل سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

قال لما انزل اللہ عزوجل

فیما قلت فقال عمرؓ رضینا عن ربنا وتصدیق نبینا فقال رسول اللہ من آدم الینا ثلۃ ومنی الی یوم القیامۃ ثلۃ ولا نستتمہا الا سودان من رعاۃ الابل من قال لا الہ الا اللہ

(تفسیر معالم التنزیل علامہ البغوی تفسیر سورۃ الواقعہ جلد ۴ صفحہ ۱۳)

کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّۃٌ من الاولین وثُلَّۃٌ من الآخرین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اس آیت کے نزول کے بارہ میں بتایا۔ حضرت عمرؓ نے سنکر فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر اور اپنے نبی کی تصدیق پر راضی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے میری بعثت تک ایک گروہ مومنوں کا ہوگا۔ اور میری بعثت سے قیامت تک ایک اور گروہ مومنوں کا ہوگا جس کو درجہ کمال تک افریقہ کے سیاہ فام اونٹ چرانے والے کلمہ گو باشندے پہنچائیں گے۔

اگرچہ آج دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جو آفتاب احمدیت کی ضیا پاشی سے منور نہ ہو رہا ہو۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ قرون اولیٰ میں یورپی ممالک پر طلوع اسلام شمالی افریقہ کے ذریعہ ہوا۔ لیکن اسلام کے اس نشاۃ ثانیہ کے دور میں اسلام کا طلوع مغربی افریقہ کے ذریعہ ہوگا۔ عیسائی دنیا بھی اس بات کو خوب جانتی ہے کہ انسانیت کی تقدیر مستقبل میں برّاعظم افریقہ سے وابستہ ہے۔

اس حقیقت کو حضرت مصلح موعودؓ کی دوربین نگاہوں نے آج سے تقریباً نصف صدی قبل بھانپ لیا تھا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔"

(الفضل ۸ر فروری ۱۹۶۱ء)

یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بھی الہاماً بشارت دی کہ افریقہ میں احمدیت کو غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ ایک مرتبہ خواجہ کمال دین صاحب مرحوم کا خط آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔ جس میں پادریوں کی شرارت کا ذکر تھا فرمایا:۔

"گھبرانے کی بات نہیں خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں مسلمان ہوں گے۔ اور پھر فرمایا میری مراد مغربی افریقہ ہے۔ سب تعلیم یافتہ ہوں گے۔ چھوٹی بات نہیں۔"

(پیغام صلح ۳ر مارچ ۱۹۱۲ء)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر قربان جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی وہ بشارت جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے آج سے تقریباً ساٹھ سال قبل احباب جماعت کو سنائی تھی۔ حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔ اور وہ خوش قسمت ملک گھانا ہی ہے۔ جہاں احمدیوں کی تعداد پانچ لاکھ ہو چکی ہے۔ اور گھانا ہی مغربی افریقہ میں عیسائیت کا گڑھ شمار کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں گھانا کے دار الخلافہ "اکرا" میں جماعت احمدیہ کے دفاتر کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر یکم جولائی ۱۹۷۲ء کو کرنل آر کے زومہ نے جو وہاں The Great Accra Regional Commissioner کے عہدہ پر فائز ہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں احمدیوں کو جن کی تعداد اس ملک میں پانچ لاکھ تک پہنچ چکی ہے درخواست کرونگا کہ میرا یہ پیغام جو ملک کے امن اور بہبودی پر مشتمل ہے اپنے سب اراکین تک خصوصاً اور گھانا کے دوسرے باشندوں تک عموماً پہنچا دیں۔"

پھر خلافت ثانیہ کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے اسلام کی ترویج و اشاعت کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا ۔۔۔۔ اس وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ یہ انذاری خبر خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے۔ اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے ۔۔۔۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو ۔۔۔ جملہ افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور اس طرح یہ پیشگوئی آپ ہی ٹل جائے۔ اور بجائے اس کے کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے۔ وہ لوگ اس کی عظمت قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۵ر مارچ ۱۹۶۰ء)

مذکورہ بالا حدیث لاکھوں علماء دین کی نظروں سے گزری ہوگی۔ لیکن عجیب بات ہے کہ خانہ کعبہ کے تحفظ کی تدبیر اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز اگر کسی کے ذہن میں آئی ہے۔ تو وہ مسیح وقت کا خلیفہ ہے۔

پھر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہ پہلے خلیفہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ آپ نے بنفس نفیس مغربی افریقہ میں تشریف لے جا کر حالات کا جائزہ لے کر اشاعت کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا۔ جو بالآخر "نصرت جہاں سکیم" کی صورت میں جماعت کے سامنے آیا۔ اس منصوبہ کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی افرادی قوت میں بھی اضافہ ہوا۔ نئے ہسپتالوں اور سکولوں کا بھی اجراء ہوا۔ اور جماعت کا قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو گیا۔

جماعت احمدیہ کے زیر اثر احیاء اسلام کا کام

جماعت احمدیہ اپنی عددی قلت اور محدود وسائل کے باوجود جو کارنامے سرانجام دے رہی ہے۔ وہ اپنوں اور غیروں کے لئے موجب حیرت ہے۔ مغربی افریقہ میں جماعت کی تبلیغی۔ تعلیمی۔ طبی اور سماجی کام کی اہمیت کا احساس صحیح معنوں میں اس شخص کو ہو سکتا ہے۔ جس نے مغربی سامراج کا دور دیکھا ہو۔ اور مسلمان تعلیمی لحاظ سے پسماندہ تھا۔ سیاسی لحاظ سے بے بس تھا۔ عیسائی منادوں نے ان کی یہ بیچارگی دیکھ کر انہیں دین مسیحی میں جذب کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ان کے تعلیمی اداروں نے اہم کردار ادا کیا۔ بے شمار مسلمان بچوں کو اصطباغ دے کر عیسائی بنا لیا گیا۔ کچھ مسلمان والدین نے اس خوف سے کہ مبادا ان کی ذریت آبائی دین سے مرتد ہو جائے۔ مروجہ تعلیم سے اجتناب میں ہی اپنی سلامتی دیکھی اس طرح مسلمانوں کا دوہرا نقصان ہوا۔ ایک حصہ تعلیم حاصل کر کے عیسائی بن گیا۔ اور دوسرا طبقہ تعلیم سے محرومی کے باعث معاشی اور سماجی دوڑ میں سب سے پیچھے رہ گیا۔

اب اسلام مکمل طور پر انحطاط کی علامت سمجھا جانے لگا۔ اس کے برعکس سرکاری ملازمتوں میں عیسائیت قبول کرنے والے چھا گئے۔ اور ان سکولوں کے فارغ التحصیل نوجوان دین مسیحی کی ترویج اور فروغ کا باعث بن گئے اور تہذیب وتمدن۔ ترقی وشائستگی کی علامت سمجھے جانے لگے۔ حتیٰ کہ غریب۔ سادہ لوح مسلمان مسلمان کہلانے سے بھی عار محسوس کرنے لگے۔ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز کے قیام سے قبل مسلمانوں کی جو حالت تھی۔ اس کی ایک مثال بطور مشتے از خروارے پیش ہے۔

مغربی افریقہ کے ملک سینیگال کے بارہ میں ایک فرانسیسی مصنف رقمطراز ہے:۔

"آج سینیگال کی بستیاں اسلامی ماحول کا منظر پیش کرتی ہیں جبکہ ربع صدی قبل اگر کوئی مسلمان مسافر کسی سٹول پر بیٹھتا تو اسے ناپاک اور پلید سمجھ کر جلا دیا جاتا تھا۔"

وی ماتیل
The Arab Role in Africa.

(باقی)

درخواست دعا

عزیز انیس احمد شاہ زیدی جلسہ سالانہ کے بعد سے اب تک ٹائیفائڈ اور اپینڈکس کے درد سے بیمار ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

قریشی محمد سعید جامعہ احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ
"اخبار الفضل"
خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۷)

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں جلسہ سالانہ کا پانچواں اجلاس پروگرام کے مطابق ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے کی اور مکرم مبشر احمد صاحب نسیم گورداسپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

عہد حاضر اور فیضانِ نبوتِ محمدیہ ؐ:

اس کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے "عہد حاضر اور فیضان نبوت محمدیہ ؐ" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ ؐ پر نظر ڈالی جائے تو عہد حاضر میں کہیں دجال کے عظیم فتنہ سے ہوشیار کیا گیا ہے۔ کہیں یاجوج ماجوج کے ظہور کی خبر ہے کہیں مذہب سے دوری اور دنیا پرستی کا تذکرہ ہے کہیں خود اسلام کی حقیقت کے اُٹھ جانے اور مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پھیل جانے کی خبر ہے۔ اس وجہ کبر اور عالمگیر فساد کے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی بھی خبر ہے تا جس طرح ابتداء اسلام میں آپ نے ہزارہا بتوں کے پجاریوں کو خدائے واحد کا پرستار اور خدا نما بنا دیا تھا اسی طرح آپ ؐ اس زمانہ میں بھی تاریکی اور ضلالت کو بدل کر ایک عظیم روحانی انقلاب بپا کرتے۔ ظاہر ہے کہ آپ کا اصالتاً اس دنیا میں دوبارہ آنا تو محال تھا کیونکہ قرآن کریم کے مطابق جس پر موت آجاتی وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا۔ اس لئے آپ ؐ کی بعثت ثانیہ آپ ؐ کے ایک کامل بروز، کامل ظل اور آپ کی محبت و عشق میں فنا شدہ غلام کی شکل میں مقدر تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ ؐ کی عظیم قوت قدسیہ اور عدیم المثال فیضان کا اظہار اس عہد میں اس پاک وجود کی شکل میں ہوا جو آپ ؐ کا عظیم روحانی فرزند اور آپ ؐ کا کامل بروز اور ظل تھا اور جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہے۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ ہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان میں زبردست تموج پاتے ہیں۔ عہد حاضر میں لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو معطل سمجھ کر اس کی صفت تکلم سے انکار کر چکے تھے الہام کا سلسلہ ان کے نزدیک منقطع ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر خدائے واحد کا چہرہ لوگوں کو دکھایا اور بتایا کہ خدا مجھ سے بولتا اور کلام کرتا ہے مجھ پر اپنے غیب کا اظہار کرتا ہے مجھے نشانات و معجزات سے نوازتا ہے۔ میری دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ پھر آپ نے صرف خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کو جاری ہی ثابت نہیں کیا بلکہ آپ نے اپنے ماننے والوں کا زندہ تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پیروؤں کو بھی اپنے پاک الہام سے نوازا۔ قبولیت دعا کے نشانات ان پر بارش کی طرح برسائے۔ پھر یہ روحانی تبدیلی صرف اس ملک میں ہی نہیں آئی بلکہ جہاں جہاں احمدیت کا پیغام پہنچا وہاں کے لوگوں نے اس نعمت سے حصہ پایا۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ عہد حاضر میں فیضان نبوت محمدیہ ؐ کا ایک پہلو قرآن کریم اور اس کے علوم کی بکثرت اشاعت اور اس کی تفسیر کی شکل میں بھی ظاہر ہوا اور ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اس وقت دنیا کے سامنے پیش فرمائی اس وقت دو درجن زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں جن میں سے بعض زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ اگلے چند سالوں میں کم از کم یکصد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو جائیں گے۔ پھر آپ ؐ کے فیضان کا ایک اثر اس علم کلام کی صورت میں بھی نظر آتا ہے جو اسلام کو ایک زندہ دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ رسول ثابت کرتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے اس علم کلام نے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی فتح کا یقین اور اس کی اشاعت کیلئے ایک جذبہ اور ولولہ پیدا کر دیا ہے۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے اثرات بین الاقوامی سطح پر بھی ہو رہے ہیں۔ انسانی حقوق کا عالمی منشور، وحدت اقوام۔ انسانی مساوات۔ امتیاز رنگ و نسل کا خاتمہ۔ غلامی کا انسداد۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت۔ حریت فکر۔ تقریر و تحریر اور عقیدہ و ضمیر کی آزادی۔ باہمی تعاون اور رواداری جیسے اصولوں کی پابندی وہی اخلاقی اقدار ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی اور جن پر چل کر دنیا نے امن و سلامتی کا راستہ دیکھا تھا۔ آج دنیا پھر اسلام کی طرف آرہی ہے اور بڑے بڑے مفکر اسلام کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں

آپ نے فرمایا۔ عصر حاضر میں مسیح محمدی ؐ کی بعثت تاثیرات فیضان محمدیہ ؐ کا ایک عظیم شاہکار ہے جس کے ذریعہ انوار محمدیہ ؐ کے ظہور اور غلبۂ اسلام کی مہم کا ایک مستقل اور عالمگیر سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آپ ؐ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کا ہر فرد انوار محمدیہ ؐ کو اپنے اندر جذب کرنے میں مصروف ہے پھر آپ کے بعد خلافت کا بابرکت نظام بھی اللہ تعالیٰ نے فیوض محمدیہ ؐ کو دائمی طور پر جاری رکھنے کے لئے جاری فرمایا ہے۔

ڈچ وفد کے نمائندہ کی تقریر:

محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف کی تقریر کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب ورہیلڈن آف ہالینڈ نے ڈچ وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے انہوں نے ڈچ احمدی بھائیوں اور بہنوں کا سلام حاضرین جلسہ تک پہنچایا۔ اس کے بعد فرمایا۔

۱۹۴۷ء تک میرے ملک میں اسلام عام طور پر کوئی نہیں جانتا تھا۔ اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی گئی تھیں اور لوگ سمجھتے تھے کہ یہ مذہب تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور صرف مشرقی اقوام کے مناسب حال ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کے طفیل ہمارے ملک میں پہلا اسلامی مشن قائم ہوا۔ ۱۹۵۵ء میں ہمارے ملک میں پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس وقت سے یہ مشن اسلام کی اشاعت کا فریضہ ادا کر رہا ہے اس کی کوششیں بار آور ثابت ہو رہی ہیں اور اس کے نتائج نظر آرہے ہیں لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں اور وہ اسلام کو قبول کرنے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے شروع ہو گئے ہیں

آپ نے فرمایا۔ احمدیہ مشن ہالینڈ کی طرف سے اسلام کے متعلق لٹریچر بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ بہت سے پمفلٹ اور کتب شائع کی گئی ہیں قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت ہو چکی ہے۔ ۱۹۴۹ء سے ہم ایک ماہنامہ بھی ڈچ زبان میں نکال رہے ہیں جو وہاں کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ اخبارات میں مضامین شائع کئے جاتے ہیں کئی بار ہماری آواز ریڈیو، سکولوں اور دوسرے انسٹی ٹیوشنز میں سنی گئی ہے سال میں کئی ایک یوم التبلیغ منائے جاتے ہیں جن میں موثر طور پر لوگوں تک رسائی کی جاتی ہے۔ اب تک جو کام خدا تعالیٰ کی راہ نمائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ہوا ہے ہم اس پر بہت خوش ہیں۔ ملک کے دانشوروں اور دوسرے ممتاز لوگوں نے ہمارے کام کو بہت سراہا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا کام آسان نہیں وہاں بہت سے لوگ مذہب اور روحانیت کے سوا دوسرے آئیڈیلز (مطمح نظر) اپنا چکے ہیں۔ وہ مذہب کے علاوہ دوسرے ازموں میں طمانیت قلب کی تلاش میں ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں سمجھائیں کہ وہ صحیح راستہ پر گامزن نہیں اور ہم اپنے اس مقصد میں خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید و نصرت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ سو میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد و نصرت فرمائے۔ انشاء اللہ اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ضرور پوری ہوگی اور اسلام نہ صرف ہالینڈ میں بلکہ ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ ہالینڈ کی زمین اسلام کے بیج کے لئے بہت زرخیز واقع ہوئی ہماری دعا ہے کہ وہ اس بیج کو قبول کرے اور ایسے درخت پیدا کرے جو نہ صرف خوبصورت اور سایہ دار ہوں بلکہ لذیذ اور لطیف پھلوں سے بھرے ہوئے ہوں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ ان کے نیچے آرام کریں۔

خدا کرے کہ یہ وقت جلد آجائے۔ آمین!

(باقی)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء

۱-	مسز شگفتہ منیر صاحبہ گجرات	۱۰۔۰۰
۲-	ایم۔ آئی قریشی صاحب دھمیال روڈ راولپنڈی	۱۲۔۰۰
۳-	ملک فضل حق خان صاحب گلشن اقبال کراچی	۵۰۔۰۰
۴-	مسز نثار حسین صاحب گلبرگ لاہور	۲۰۰۔۰۰
۵-	امیر احمد صاحب چشمہ بیراج کالونی	۱۰۔۰۰
۶-	انور بیگم صاحبہ اہلیہ ملک فضل حق خان صاحب گلشن اقبال کراچی	۲۰۔۰۰
۷-	اہلیہ صاحبہ محمد رمضان مرزا صاحب داتا نگر لاہور	۱۰۰۔۰۰
۸-	چوہدری عبدالمجید صاحب ماڈل ٹاؤن "	۵۰۔۰۰
۹-	فضل حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ پونترہ	۵۰۔۰۰
۱۰-	فراست فاروق صاحبہ گلبرگ لاہور	۱۰۰۔۰۰
۱۱-	نسیم خان صاحب ایمپرس روڈ "	۲۰۰۔۰۰
۱۲-	امجد علی صاحب پیراں غائب ملتان	۲۰۔۰۰
۱۳-	مظفر احمد صاحب پاکستان کوارٹرز کراچی نمبر۳	۱۰۔۰۰
۱۴-	مستری عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم	۵۰۔۰۰
۱۵-	مسز لطیف صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۶۵۔۰۰
۱۶-	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰۔۰۰
۱۷-	ڈاکٹر رشید احمد صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰۔۰۰
۱۸-	انور سلطانہ صاحبہ بیگم ظہور احمد صاحب مرحوم سمن آباد لاہور	۵۰۰۔۰۰
۱۹-	بشیر احمد صاحب اسلام آباد	۲۰۔۰۰
۲۰-	ڈاکٹر مبشر احمد صاحب راوی روڈ لاہور	۵۰۔۰۰
۲۱-	سلیمہ ماجد صاحبہ گلگشت کالونی ملتان بذریعہ مسز امۃ الحی اکرام اللہ صاحب	۲۰۔۰۰
۲۲-	امۃ النصیر لطیف صاحبہ گلگشت کالونی ملتان بذریعہ مسز امۃ الحی اکرام اللہ صاحب	۱۰۰۔۰۰
۲۳-	بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۱۵۔۰۰
۲۴-	شیخ نذیر احمد صاحب فیض بلال اسٹیٹس ربوہ	۱۰۔۰۰
۲۵-	ٹھیکیدار چوہدری عبدالشکور صاحب کلاسوالہ	۵۰۔۰۰
۲۶-	نصیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۔۰۰
۲۷-	عبدالسبحان طارق صاحب و مسز عبدالسبحان طارق صاحبہ ربوہ	۱۰۔۰۰
۲۸-	امۃ الباسط صاحبہ بنت وارنٹ آفیسر عبدالمجید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰۔۰۰
۲۹-	چوہدری طفیل محمد صاحب اعوان برائے رشیدہ طفیل صاحبہ دختر	۱۰۰۔۰۰
۳۰-	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان	۱۰۴۔۰۰
۳۱-	" " " نور نگر فارم	۱۳۔۰۰

گمشدہ گھڑی

۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء بوقت شام ۶ بجے لاہور جانے والی بس پر سامان رکھتے ہوئے میرے لڑکے ریاض فرید کے ہاتھ کی گھڑی گر گئی۔ یہ گھڑی انہوں نے کسی دوست سے عارضی طور پر لی تھی جس صاحب کو ملی ہو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

گمشدہ اٹیچی کیس

ایک براؤن کیس نما اٹیچی سیاہ رنگ کا ۲۵ دسمبر کی رات چناب ایکسپریس کے I کلاس کے ڈبہ سے ربوہ اسٹیشن پر گم ہو گیا جس دوست کے پاس موجود ہو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں۔

(خواجہ عبدالغنی کمشنر آفس سرگودھا)

جلسہ سالانہ (خواتین) کے سٹور کیلئے سامان اور رقوم

جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے جلسہ سالانہ کے سٹور کیلئے سامان وصول ہوا۔ بعض مقامات کی طرف سے رقم بھی موصول ہوئی ان سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

۱- کراچی قیادت نمبر۱ — ۲۲۰۔۰۰ روپے

۲- " " نمبر۲ — گیس ایک عدد۔ لالٹین بڑی ۱۲ عدد۔ بالٹیاں ۱۲ عدد۔ چمچ بڑے سالن والے سٹین لیس سٹیل کے ۶ عدد۔

۳- " " نمبر۳ — ۱۸۔۰۰ روپے

۴- " " نمبر۵ — ۵۰۔۰۰ "

۵- " " نمبر۹ — ۲۷۵۔۰۰ "

۶- لجنہ جیکب آباد — بڑی فرشی دری ۱ عدد۔ بالٹیاں ۴ عدد۔ چمچ سٹیل ۲ عدد۔ گلاس سٹیل ۶ عدد۔ دسترخوان ۹ عدد۔

۷- لجنہ چنیوٹ ضلع جھنگ — بالٹیاں ۲ عدد۔ لیمپ ۱ عدد۔ پلیٹس ۱۲ عدد۔ مگ ۱۲ عدد۔ دسترخوان ۱۰ عدد۔

۸- پیر محل ضلع فیصل آباد — دسترخوان ۲ عدد۔

۹- کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ — دسترخوان ۱۲ عدد۔ بالٹیاں ۲ عدد

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

میرے برادر اصغر عزیز مکرم ڈاکٹر محمد امجد صاحب زاہد آف لیبیا کا نکاح پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمہ راشدہ بشیر صاحبہ بنت چوہدری بشیر محمد صاحب کالج روڈ راولپنڈی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔ اگلے روز ۳۰ دسمبر کو بارات محترم کیپٹن نواب دین صاحب کے مکان سے "الاعظم" دارالرحمت شرقی ربوہ پہنچی جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رخصتانہ سے قبل دعا کرائی اور اڑھائی بجے کے قریب بارات واپس لاہور کے لئے روانہ ہوئی۔

مورخہ ۳۱ دسمبر بروز اتوار عزیزم محمد ارشد صاحب نے اپنے مکان 124/17 A MAYO ROAD پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔

عزیز محمد امجد صاحب محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ بھیکی شیخوپورہ کے صاحبزادے اور عزیزہ راشدہ محترم چوہدری فقیر محمد صاحب S.P راولپنڈی کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرماوے۔ آمین

حمیدہ خاتون اہلیہ عبدالرشید رازی صاحب
سابق مبلغ بلاد افریقہ و جزائر فجی حال ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے نسبتی بھائی عبدالوہاب خان قمر ابن محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان کو چھ بچیوں کے بعد مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد زکریا تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ولادت کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور بچے کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔

محمد عثمان کارکن دفتر امانت وخزانہ
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۹۷

میں ارشد پرویز ملک ولد نور عالم ملک صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۵½ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ ارشد پرویز ۱۴/۵ دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب مرحوم کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد سعید وصیت ۱۹۹۵۶ انسپکٹر وصایا دار النصر غربی ربوہ۔

مسل ۲۳۸۹۸

میں مبارک احمد ظفر ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ مبارک احمد ظفر ۲۶/۵ دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب مرحوم کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد سعید وصیت ۱۹۹۵۶ انسپکٹر وصایا دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۹

میں حکیم ملک امیر احمد افغان ولد دوست میر خان صاحب قوم افغان پیشہ زمیندارہ/حکمت عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن باڈہ جماعت نصیر آباد ضلع لاڑکانہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۷½ کنال زرعی اراضی واقع ملاخیل ضلع بنوں -/۷۵۰۰ روپے
۲۔ ۱۰۰ جریب زرعی زمین جس میں گورنمنٹ نے نہر نکالی بقیہ زمین ۹۰ جریب اندازاً قیمت -/۹۰۰۰ یہ زمین دیہہ دھمرائیں واقع ہے۔
۳۔ ایک کچا مکان واقع سکندر خیل بالا گل خان برقبہ ۱۰ مرلہ قیمت -/۲۰۰۰
کل -/۱۸۵۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے -/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت فصل زمین ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حکیم ملک امیر احمد خان سکنہ باڈہ C/O باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ۔

گواہ شد۔ سید شمس الحق ولد سید عبد الہادی صاحب مرحوم کارکن دار الافتاء ربوہ۔
گواہ شد۔ شیخ سلطان الرحمن وصیت ۶۷۶۰ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۰

میں صداقت رسول ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ دوکانداری۔ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ صداقت رسول ولد چوہدری غلام رسول صاحب دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ چوہدری عبد العزیز کھوکھر ولد چوہدری محمد علی صاحب دار الصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد شریف خالد ولد چوہدری شمس الدین صاحب دار الصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۱

میں تنویر احمد ولد بشیر الدین صاحب۔ قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ تنویر احمد ولد بشیر الدین صاحب C/O ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومینٹ روڈ کراچی نمبر ۴

گواہ شد۔ منیر احمد جمیہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد۔ قاضی غلام یحییٰ ولد قاضی سید احمد صاحب C/O ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا کرم الٰہی ڈیڑھ سال سے جرمنی میں بیکار ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قادرانہ تصرف سے اسے ذریعہ معاش بخشے۔ آمین ثم آمین
(عائشہ بی بی بیوہ میاں فضل الٰہی صاحب مرحوم خادم مسجد احمدیہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

۲۔ جملہ بہن بھائیوں سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ (خاکسار عطاء الٰہی احمدی محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

۳۔ خاکسار تیس سال سے دمہ کا مریض ہے اور تقریباً ایک سال سے بخار بھی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ (چوہدری محمد شفیع چک [illegible]/D.N.B ڈاکخانہ چک ۲۲/D.N.B ضلع بہاولپور)

۴۔ میرے بڑے لڑکے عزیز عطاء اللہ صاحب بشیر عرصہ دو ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ان کی بیماری کی وجہ سے ہم سب افرادِ خاندان بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (میاں سلطان بخش صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع جہلم)

۵۔ خاکسار کی نانی جان محترمہ سیدان بانو صاحبہ آف دھرکنہ ضلع جہلم آٹھ نو ماہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ نیز ان کے اکلوتے بیٹے اور خاکسار کے حقیقی ماموں مکرم محمد دین صاحب جو کہ بیرون ملک ہیں کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ نانی جان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور محترم ماموں جان کو نرینہ اولاد سے نوازے آمین۔ (ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید) مکان ۱۵/۵ دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے امسال بھی جلسہ سالانہ خواتین اپنی شاندار روایات کے ساتھ رحمت و برکاتِ خداوندی کے سایہ تلے ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۸ء بروز منگل شروع ہوا جس میں پاکستان و بیرونِ پاکستان سے کم و بیش ساٹھ ہزار خواتین شامل ہوئیں یہ جلسہ تین دن جاری رہنے کے بعد ۲۸ر دسمبر بروز جمعرات خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

پہلا دن — ۲۶ر دسمبر

اجلاس اوّل:۔

ساڑھے دس بجے جلسہ کی کارروائی خلافت لائبریری کے عقبی وسیع و عریض میدان میدان میں شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے کیا گیا۔ نظم کے بعد دس بجکر ۵۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ سے افتتاحی خطاب فرمایا (جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے) ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ختم ہوا اور حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ یہ کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔

گیارہ بجکر ۳۱ منٹ پر خواتین کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیرِ صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی ہوا۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ گیارہ بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔

آپ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالی بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات کا ذکر فرمایا جن میں حضور سے ایک کثیر جماعت عطا کرنے اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت شاملِ حال رہنے کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارتیں نوّے سال قبل قادیان کی گمنام بستی میں دی گئی تھیں جبکہ آپ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ احمدیت کی تاریخ یہ شہادت دیتی ہے کہ کس طرح مخالفتوں کے طوفان آتے رہے مگر خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے جماعت کو نوازتا رہا اور آج اس جماعت کے افراد امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیا کے تمام ممالک میں موجود ہیں اور آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری جماعت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ ان بشارتوں کے پورا ہونے کا ایک زندہ ثبوت ہے کہ آج الٰہی بشارتوں کے تحت پونے دو لاکھ افراد دنیا کے کونے کونے سے آکر اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔

آپ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہمارا جلسہ سالانہ کوئی میلہ نہیں ہے اس جلسہ کا مقصد اسلام کی سربلندی ہے۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت اور ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ اگر جلسہ نہ ہوتا تو غیر ممالک سے آنے والی بہنوں سے اخوت، پیار و محبت کا نمونہ ہمیں نظر نہ آتا اور نہ ہماری تنظیمی صلاحیتیں ابھرتیں۔

آپ نے غلبۂ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو قریب تر لانے اور برکاتِ الٰہیہ حاصل کرنے کے لئے نفسوں کا محاسبہ، اخلاق و کردار کی مضبوطی اور تربیت و اصلاح کی از حد ضرورت ہے۔ تربیتی امور میں سے پردہ اور ترکِ رسومات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یحی الدین و یقیم الشریعۃ ہے۔ رسوم سادگی کی ضد ہیں اور معاشرہ کو تباہ کرنے والی ہیں۔ جو مسلمان گھرانہ رسومات اختیار کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ اسلام سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا واحد ذریعہ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات کی رُو سے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی اہمیت واضح فرمائی۔

(باقی)

اعلانِ نکاح

عزیزم مکرم عبید اللہ خان ابن مکرم عبد الرحیم خان صاحب بلوچ مندرانی ساکن ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شہناز بیگم بنت مکرم ناصر احمد خاں صاحب ظفر آف احمد نگر مبلغ * پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ احمد نگر میں مکرم مولانا ظفر محمد صاحب فاضل نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے اور یہ دین و دُنیا میں اُن کے لئے مثمر نتائج کا موجب ہو۔

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ ربوہ

کیا یہ خلیفۂ اوّل صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے؟

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے ایک "ہینڈ بل" جو سُرخ روشنائی سے جلی حروف میں لکھا ہوا ہے تقسیم کیا گیا ہے۔ "ہینڈ بل" کی عبارت من وعن درج ذیل ہے:۔

"ارشاد خلیفۂ اوّل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ"

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں مگر باطن میں بھیڑیے ہیں۔ ان کے اعمال سے تم انہیں پہچان لوگے کیا وہ جھاڑیوں سے انگور اور اُونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں؟

مجلس تحفظ ختم نبوت۔ کراچی"

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہینڈ بل کس نے شائع کیا ہے۔ تاہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ یہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نہیں ہے بلکہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے جو انجیل متی باب ۷، آیات ۱۵/۱۶ میں من وعن درج ہے۔ قارئین اگر چاہیں تو انجیل متی کی مذکورہ بالا آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے اس قول کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

تقریبِ شادی

میری بھتیجی عزیزہ فریدہ بنت لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب کے نکاح کا برادرم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے عزیزم مظہر الحق صاحب سیٹھی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ساتھ بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک لاہور میں اعلان فرمایا۔

عزیزہ فریدہ محترم ملک رسول بخش صاحب مرحوم و مغفور آف ڈیرہ غازی خان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی اور عزیزم مظہر الحق صاحب حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف پنڈوری ضلع جہلم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہیں۔

اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالتِ انصاف نے دعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین اور جماعت کے لئے خیر و خوبی اور برکت اور رحمت کا ذریعہ بنے۔ آمین

(بیگم شیخ فضل احمد صاحب 115/D ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	قیمت ۴/-
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴